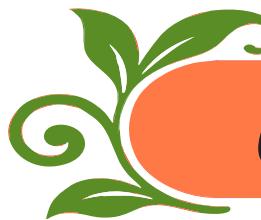




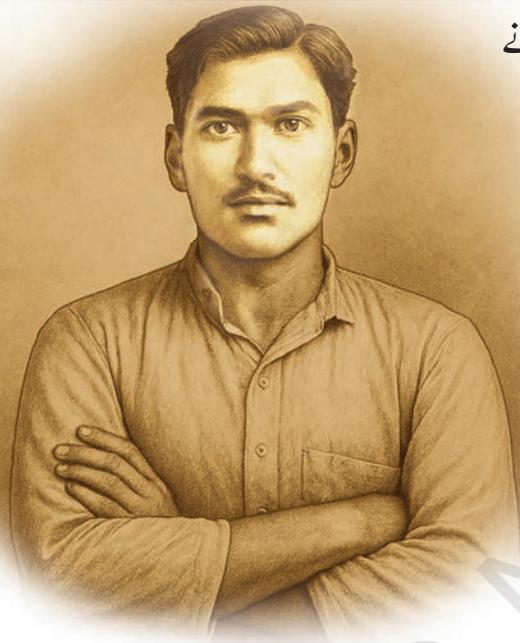
4871CH04



## اشفاق اللہ خاں

4

ہندوستان کی تحریکِ آزادی میں ایسے بے شمار نام شامل ہیں جنہوں نے  
وطن عزیز کے لیے اپنی جانیں تک قربان کر دی ہیں۔ قربانی دینے  
والے انھیں سپوتوں میں ایک نام کا کوری کیس میں شامل مجاہد آزادی  
اشفاق اللہ خاں کا بھی ہے۔ وہ نہ صرف ایک عظیم محبِ وطن بلکہ قومی اتحاد  
کے بھی علم بردار تھے۔



اشفاق اللہ خاں 22 راکٹوبر 1900 کو اتر پردیش کے شہر  
شاہ جہاں پور میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد شفیق اللہ خاں محکمہ پولیس  
سے بھیتیٹ انسپکٹر ریٹائرڈ تھے۔ اور والدہ مظہر النساء ایک نیک سیرت  
خاتون تھیں۔ اشفاق اللہ خاں اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔

وہ نہایت ذہین، خوش مزاج، جوشیے اور بہادر تھے۔ ان کی والدہ انھیں بہادری اور وطن  
دوستی کے قصے سناتی تھیں۔ ان قصوں نے انھیں حد درجہ متاثر کیا۔ وہ وطن پر انگریزوں کے ظلم و ستم کے واقعات سن کر رُڑپ  
انٹھتے تھے۔ زیادتیوں کے واقعات سن سن کر ان کے ذہن میں انگریزی حکومت کے خلاف بغاوت کا جذبہ شدید ہوتا گیا۔  
بڑھتی عمر کے ساتھ اشفاق اللہ خاں کے دل میں ہندوستان کو انگریزوں کے قبضے سے آزاد کرنے کی خواہش زور پکڑتی  
گئی۔ یہی خواہش انھیں انقلابی تحریک کی طرف لے گئی۔

اس تحریک کے روح رواں اُس وقت رام پر ساد بُسلَ تھے۔ اشفاق اللہ خاں کے بڑے بھائی ریاست اللہ خاں  
انھیں اکثر رام پر ساد بُسلَ کے انقلابی کارناموں کے قصے سنایا کرتے تھے جس سے ان کے دل میں بُسلَ سے ملنے کی  
خواہش پہنچنے لگی۔ جب وہ ان سے ملے تو ان کے انقلابی خیالات سے بہت متاثر ہوئے اور ان کے ساتھ مل کر ایک انقلابی  
تنظيم ہندوستان ری پبلیکن ایسوی ایشن، کی بنیاد ڈالی۔

رام پر ساد بُسلَ کو اشفاق اللہ خاں پر اتنا بھروسہ ہو گیا کہ انہوں نے انھیں اپنا رازدار بنالیا۔ دونوں کے آپسی مراسم  
بہت گہرے ہوتے گئے۔ دونوں قومی اتحاد اور معاشرتی و مذہبی اصلاحات کے بڑے حامی تھے۔ دونوں کو سیاست اور



شاعری سے شغف تھا۔ ان کی انقلابی نظموں  
اور تقریروں کو بڑے شوق سے سنا جاتا  
تھا۔ شاعری میں اشراق اللہ خاں کا تخلص  
حرست تھا۔

انگریزی حکومت کے خلاف انقلابی  
سرگرمیوں کو تیز کرنے کے لیے سرمایہ کی  
ضرورت تھی چنانچہ انقلابیوں نے سرمایہ  
کی فراہمی کے لیے سرکاری خزانے پر قبضہ  
کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس کام کے لیے

دس افراد کی جماعت بنائی گئی۔ جس میں اشراق اللہ خاں خود شامل تھے۔ رام پرساد بسل نے اپنے انقلابی ساتھیوں کے  
سامنے ٹرین سے لے جائے جا رہے سرکاری خزانے پر قبضہ کرنے کی تجویز پیش کی۔ اس تجویز کو تمام ساتھی خاموشی  
سے گُن رہے تھے۔ اشراق اللہ نے خاموشی

توڑی اور پچھلے معاملات میں اپناۓ گئے  
طریقوں کی کمزوریوں کا ذکر کیا اور اس  
منصوبے کو ان کمزوریوں سے بچانے کا  
مشورہ دیا۔ ان کے مشوروں کو انقلابی جماعت  
کے لوگ ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

تجویز اتفاق رائے سے منظور ہو گئی۔ پھر اشراق  
اللہ خاں نے کہا، ”کہنا میرا کام تھا کہہ دیا۔  
کام ہم سب مل کر کریں گے ضرورت پڑی  
تو میں جان بھی دے دوں گا لیکن منصوبے کو  
ناکام نہیں ہونے دوں گا۔“

انقلابیوں کی جماعت نے طے کیا تھا کہ  
سرکاری خزانہ لے جا رہی ٹرین کو لکھنؤ سے



کچھ فاصلہ پر عالم نگر اور کاکوری اسٹیشن کے درمیان روکنے گے اور خزانہ اپنی تحویل میں لے لیں گے۔ چنانچہ انھوں نے یہی کیا۔ سرکاری خزانہ ان کے قبضے میں آگیا۔ اس دشوار ترین کام میں اشفاق اللہ خاں نے بڑی جرأت اور دلیری کا مظاہرہ کیا۔

کاکوری کا یہ واقعہ تاریخ آزادی ہند میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ واقعہ انگریزوں کی طاقت، ان کے غوروں و گھمنڈ پر ایک ضرب کاری تھا۔ اس سے برطانوی حکومت بوکھلا اٹھی۔ ہندوستان میں موجود برطانوی و اسرائیل ارڈریڈنگ نے فوراً اسکاٹ لینڈ یارڈ پولس مکھے کو تفتیش کے لیے نام زد کیا۔ انقلابیوں کی پکڑ دھکڑ شروع ہو گئی۔ کئی انقلابی گرفتار کر لیے گئے۔ مگر اشفاق اللہ خاں

کسی طرح بچ نکلے۔ گرفتاری سے

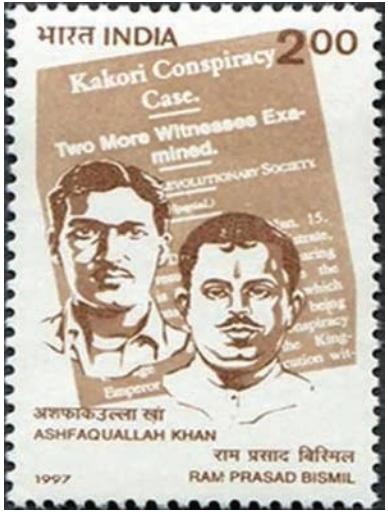
بچنے کے لیے وہ پہلے بنارس چلے گئے۔ پھر مسلسل مقامات بدلتے رہے۔ جن میں لکھنؤ، بھوپال، اجین اور جھایاوا غیرہ کے مقام شامل ہیں۔ اس کے بعد بہار کے ضلع پاموں میں ڈائلن گنج (موجودہ جھارکھنڈ میں)

ہوتے ہوئے دہلی آئے جہاں وہ گرفتار کر لیے گئے۔ گرفتاری کے بعد

انھیں کچھ دنوں تک لکھنؤ جیل میں رکھا گیا اور پھر فیض آباد جیل منتقل کر دیا گیا۔

کاکوری مقدمے میں برطانوی حکومت نے اشفاق اللہ خاں، رام پرساد بھل، راجندر لاهری اور ٹھاکر روشن سنگھ کو موت کی سزا سنائی۔ اشفاق اللہ خاں نے جیل سے ایک خط لکھ کر اپنے ہم وطنوں سے اپیل کی تھی ”آپ کامزہب، آپ کی روایات چاہے کچھ بھی ہوں، آپ ان سے اوپر اٹھ کر ملک کی خدمت میں ایک دوسرے کا تعاون کیجیے۔ حکومت برطانیہ سے لوہا بجیئے اور ملک کو آزاد کرائیے۔“

لکھنؤ میں اشفاق اللہ خاں کا مقدمہ ڈپٹی کلکٹر عین الدین کی عدالت میں پیش ہوا۔ اس کے بعد یہ مقدمہ سیشن بج ہملٹن کی عدالت میں زیر سماعت آیا۔ 16 اپریل 1927 کو لکھنؤ کے سیشن بج ہملٹن نے اشفاق اللہ خاں کو پھانسی کی سزا سنائی۔ ان پر پانچ دفعات لگائی گئی تھیں۔ جن میں دو دفعات کے تحت تا عمر کالا پانی کی سزا اور تین دفعات کے تحت



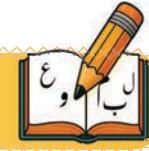
سزاۓ موت دی گئی تھی۔ اشفاق اللہ خال سزاۓ موت کا اعلان سن کر جب عدالت سے باہر نکلے تو اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے کہا ”آپ کو فخر کرنا چاہیے کہ خاندان کا ایک شخص ظلم و جبر سے نکل ریتا ہوا تختہ دار پر چڑھ گیا۔“ مقدمہ کے دوران انگریزوں نے اشفاق اللہ خال کو سر کاری گواہ بنانے اور رام پرساد بمل کے خلاف گواہی دینے کے لیے رضامند کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے انگریزوں کی اس کوشش کو حقارت سے ٹھکرایا۔ 19 دسمبر 1927 کو انھیں پھانسی دے دی گئی۔ پھانسی کے تختہ تک طرف جاتے ہوئے ان کی زبان پر یہ جملہ تھا۔ ”اگر مجھے ہزار بار پھانسی دی جائے اور میں ایک ہزار دفعہ مرر کے دوبارہ پیدا ہوں تو بھی وطنِ عزیز کے لیے مرثیہ کا میراجذبہ اسی طرح تروتازہ رہے گا۔“ جیلر انہوں نے شعر پڑھا

کچھ آرزو نہیں ہے، بس آرزو تو یہ ہے  
رکھ دے کوئی ذرا سی خاکِ وطن کفن میں

اشفاق اللہ خاں ملک کو انگریزوں کی غلامی سے نجات دلانے کے لیے بخوبی تختہ دار پر چڑھ گئے۔ ان کے آبائی شہر شاہ جہاں پور میں نصب کیا گیا ان کا مجسمہ آج بھی ہمیں ان کی عظیم قربانی اور وطن سے گہری محبت کی یاد دلاتا ہے۔

اداره —





آزادی کے لیے جدوجہد کرنے والا	:	مجاہد آزادی
اچھے اخلاق و کردار والا	:	نیک سیرت
احساس رکھنے والا، درد مند	:	حساس
گہری دل چسپی	:	شغف
نشوونما کرنا	:	آبیاری
مجلس، محفل	:	انجمن
تعالقات	:	مراسم
ہتھیار	:	اسلحہ جات
بہت زیادہ، زیادہ مقدار یا تعداد	:	کثیر
گہری چوت	:	ضرب کاری
دفعہ کی جمع، قانون کی شرح	:	دفعات
ذلت، بے عزتی	:	حقارت

### غور کیجیے



- اشراق اللہ خال ایک محب وطن اور تحریک آزادی کے جانباز سپاہی تھے۔ ان کا نام رام پرساد بسل، روشن سنگھ، راجندر سنگھ لاہری، چندر شکھر آزاد وغیرہ کے ساتھ لیا جاتا ہے، جنہوں نے ملک کو انگریزوں کی غلامی سے نجات دلانے کے لیے اپنی جانیں قربان کر دیں۔
- آزادی کی تحریک میں حصہ لینے والے رہنماء اور سرگرم افراد و مختلف نظریات کے حامل تھے۔ ایک وہ جو پر امن طریقے سے اپنے مطالبات منوانا چاہتے تھے اور دوسرا سے شدت پسند نوجوان جو جان کی بازی لگادیتے، سزا عیسیٰ کاٹتے حتیٰ کہ وہ پھانسی پر لڑکا دیے جاتے تھے۔

## سوچیے اور بتائیے



1. اشfaq اللہ خاں کی کردار سازی میں ان کی والدہ کا کیا روں تھا؟
2. اشfaq اللہ خاں کی شخصیت کی نمایاں خوبیاں کیا تھیں؟
3. اشfaq اللہ خاں کے علاوہ ان کے ساتھ کن مجہدینِ آزادی کو پہنانی دی گئی؟
4. اشfaq اللہ خاں اور ان کے ساتھیوں کی انقلابی تنظیم کے کیا مقاصد تھے؟
5. پہنانی کے تختے پر اشfaq اللہ خاں کے آخری الفاظ کیا تھے؟

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے



سبق میں 'مجہدِ آزادی' اور 'محب وطن' الفاظ کا استعمال ہوا ہے۔ جو مرکب الفاظ ہیں۔ ان میں اضافت کا استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح کے پانچ مرکب الفاظ سبق سے تلاش کر کے لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے:

i.	_____
ii.	_____
iii.	_____
iv.	_____
v.	_____

یپچ دیے گئے لفظوں کے متضاد لکھیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے:

i. پختہ	_____
ii. جا بار	_____
iii. متحرک	_____
iv. دائی	_____
v. حقیقت	_____

● کچھ اسم ایسے ہوتے ہیں جن میں ذرا سی تبدیلی کر کے اسمِ فعل بنائی جاتی ہے یعنی فعل کی نسبت سے کام کرنے والے کو اسمِ فعل، کہتے ہیں جیسے کھیل سے کھلاڑی یعنی کھینے والا۔ نیچ دیے گئے اسم سے اسمِ فعل بنائیے اور ان کے معنی بھی لکھیے:

مثال: شکر	شکر ادا کرنے والا
i. انتظار	_____
ii. ادب	_____
iii. مہارت	_____
iv. تجارت	_____
v. تصویر	_____

● ذیل میں بہادری متعلق محاورے دیے گئے ہیں۔ ان محاوروں پر غور کیجیے اور ان کے آگے معنی لکھ کر انھیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

i. دانت کھٹے کرنا	_____
ii. منه توڑ جواب دینا	_____
iii. چھٹی کا دودھ یاد دلانا	_____
iv. ناکوں پنے چبوانا	_____
v. ہوش اڑا دینا	_____
vi. دن میں تارے دکھانا	_____

● آپ پچھلی جماعت میں فعل، فعل، فاعل اور مفعول کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ نیچ دیے گئے جملوں پر غور کیجیے اور مثال کے مطابق ان میں فعل، فعل، فاعل اور مفعول کے الفاظ ان کے آگے لکھیے اور ان کی وضاحت بھی کیجیے:

مثال: پچھے نے بُلی کا دودھ پلایا۔

i. کسان نے کھیت میں بُل چلایا۔	_____
ii. طالب علم نے یوم آزادی پر مضمون لکھا۔	_____



iii. سعدیہ کتاب پڑھ رہی ہے۔

iv. موہن لال قلعہ دیکھنے گیا۔



### تخلیقی اظہار

ملک کی جدوجہد آزادی کے دوران انگریزوں نے آزادی کے متواولوں پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی۔ ایسے کئی دل دہلا دینے والے واقعات پیش آئے جن میں سے ایک روح فرساواقعہ 'جلیان والا باغ' کا سامنہ تھا۔ اس سانحہ کی تفصیلات لاابیری سے تلاش کیجیے اور ایک مضمون لکھیے۔



### عملی کام

اشفاق اللہ خاں کی طرح آزادی کے پچھا اور متوالانے نوجوان تھے جنہوں نے حکومت برطانیہ کے خلاف آواز اٹھائی اور تنخندار پر چڑھا دیے گئے۔ اپنے علاقے کے مجاہدین آزادی کے نام اور کارناموں کی فہرست بناتا کر چارٹ پر لگا دیئے۔ آپ نیچے دیے گئے لنک کے ذریعے ان کے متعلق معلومات اور ان کی تصاویر حاصل کر سکتے ہیں۔

<https://www.indiaculture.gov.in>

<https://amritmahotsav.nic.in>

برطانوی حکومت میں تحریک آزادی کے متوالوں کو مختلف قسم کی بخت سزاں میں دی جاتی تھیں جیسے عمر قید، جلاوطنی اور پھانسی وغیرہ۔ ان میں کالا پانی بھیجنے کی سزا بھی شامل تھی۔ دیے گئے ویب لنک کی مدد سے انڈمان اور نکobar میں واقع تاریخی اہمیت کی حامل سیلوار جیل جہاں کالا پانی کی سزا پائے جانے والے قیدیوں کو رکھا جاتا تھا، کے بارے میں معلوم کیجیے اور اسے اپنی کاپی میں لکھیے۔

<https://southandaman.nic.in/tourist-place/cellular/>

تحریک آزادی میں مردوں کے ساتھ خواتین نے بھی نمایاں خدمات انجام دیں۔ پانچ ایسی خواتین کے نام لکھیے جو ملک کی جدوجہد آزادی میں شامل تھیں؟